بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 9 مدیر:۔ نعیم احمد نیر، کتابت وڈیزائنگ:۔ محمد احمد، ولیے عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ توک 1383 ہش، بمطابق اکتوبر 2004ء شمارہ نمبر 11

ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے

﴿خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ﴾

خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ افریقن ممالک میں دس پندرہ کروڑ کی آبادی ہے جو انہی حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں سے رسول کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں جو سوکھے ہوئے پتوں کے ڈھیر ہیں جو میلوں میل مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں مگر ضرورت ان ہاتھوں کی ہے جو دیا سلائی لیں اور ان خشک لکڑیوں اور پتوں کے اس ڈھیر کو جلا کر راکھ کر دیں ایسی راکھ جو دنیا کی نظر میں تو راکھ ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تریاق ہوگا جو اپنے کیمیاوی مادے اپنے اندر رکھتا ہوگا کہ نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مجھے اس طرف توجہ دلائی اور پھر اس نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی ترقی کے دروازے اس ملک میں ہمارے لیے کھول دیئے۔ .... خدا تعالیٰ نے یہ راز مجھ پر کھول دیا ہے کہ یہ وہ ملک ہے جو ہمارے لیے غیر معمولی طور پر ترقی کے راستے کھلے ہیں اور جن کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ .... اگر ہمارے نوجوان جلد جلد اس ملک میں تبلیغ کے لئے نہیں جائیں گے اور قلیل سے قلیل عرصہ میں سارے علاقہ کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمارے لیے ترقی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ خدا نے یہ علاقہ ہمارے لیے ہی رکھا ہے مگر ہوسکتا ہے کہ ڈاکو آئیں اور اس علاقے کو چھین کر لے جائیں۔ .... اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں تو چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے اس لیے نہ صرف حق کے لحاظ سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا بلکہ افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اور یہ حریف پر ہمیں فضیلت حاصل ہوگی کہ وہ تو صرف طاقت کے زور سے چھیننا چاہے گا مگر ہمیں سچائی کی طاقت حاصل ہوگی اور افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی۔ اس لئے تو میں ہر حال ہماری طرف آئیں گی اور ان کی طرف نہیں جائیں گی۔ .... پس ہمارے لیے یہ بہت بڑی ہوشیاری اور بیداری کا وقت ہے۔ انتہائی سُرعت اور تیزی کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے۔ دنوں اور مہینوں کے اندر ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا چاہیے .... اور تثلیث کی بجائے خدائے واحد کی بادشاہت اس ملک میں ہمیشہ کے لئے قائم کردینی چاہیے۔ (خطاب 18 فروری 1945ء مطبوعہ الفضل 8 فروری 1961ء)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیکی اور بدی کی کشش: ”انسان کے اندر نیکی اور بدی کی ایک کشش ہے۔ آدمی نیکی کرتا ہے مگر نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں نیکی کرتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص بدی کی طرف جاتا ہے لیکن اگر اس سے پوچھا جاوے تو کدھر جاتا ہے تو وہ نہیں بتا سکتا۔ مثنوی رُومی میں ایک حکایت اس کشش پر لکھی ہے کہ ایک فاسق آقا کا ایک نیک غلام تھا۔ صبح کو جو مالک نوکر کو لے کر بازار سودا خریدنے کو نکلا تو راستہ میں اذان کی آواز سن کر نوکر اجازت لے کر مسجد میں نماز کو گیا اور وہاں جو اسے ذوق اور لذّت پیدا ہوا تو بعد نماز ذکر میں مشغول ہوگیا۔ آخر آقا نے انتظار کر کے اس کو آواز دی اور کہا کہ تجھے اندر کس نے پکڑ لیا۔ نوکر نے کہا کہ جس نے تجھے اندر آنے سے باہر پکڑ لیا غرض ایک کشش لگی ہوئی ہے اسی کی طرف خدا نے اشارہ فرمایا ہے۔ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ (بنی اسرائیل 85) (ملفوظات جلد 4 صفحہ 141)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرارداد تعزیت بروفات مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

محترم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب 22 اور 23 ستمبر 2004ء کی درمیانی رات دو بجکر تیس منٹ پر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 76 سال اور چھ ماہ عمر پائی اور یہ تمام عمر خدا تعالیٰ کے فضل سے بھرپور خدمت دین میں گزاری۔

آپ 1944ء میں گوجرانوالہ سے میٹرک کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کر کے قادیان چلے آئے۔ پھر پاکستان بننے کے بعد 1950ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور سری لنکا، تنزانیہ، ماریشس اور سیرالیون میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت پائی۔

یوں تو پہلے بھی مختلف ادوار میں مرکز سلسلہ ربوہ میں آپ کو متعدد شعبوں میں خدمت کا موقع ملتا رہا۔ مگر اگست 1976ء سے آپ مسلسل ربوہ رہے اور بحثیت سیکرٹری نصرت جہاں، سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے علاوہ مجلس انصاراللہ ربوہ اور پاکستان کے مختلف شعبوں میں 1999ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ پھر ریٹائرمنٹ کے بعد آپ امریکہ اپنے بیٹوں کے پاس تشریف لے گئے۔ ان آخری پانچ سالوں میں بھی امریکہ، کینیڈا، اور جرمنی میں وقف عارضی کے ذریعہ خدمت دین میں مصروف رہے۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم کی وفات پر ہم اراکین نیشنل مجلس عاملہ اور احباب جماعت احمدیہ جرمنی مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب اور ان کے برادران اور ہمشیرہ اور اسی طرح دوسرے خاندان والوں کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو مرحوم کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق اور صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ جرمنی

تاثرات جلسہ سالانہ جرمنی 2004 (قسط 2)

پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد کے امیر جماعت مکرم منیر احمد فرخ صاحب جو مسلسل کئی سالوں سے جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں امسال بھی تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے تمام انتظامات کا ذاتی طور پر جائزہ لیا تھا، بتایا کہ میں نے جرمنی کے بہت سارے جلسے دیکھے۔ انٹرنیشنل جلسہ جرمنی 2001ء میں تو میں نے بطور ناظم شعبہ ترجمانی ڈیوٹی بھی دی۔ امسال جلسہ سالانہ کا پروگرام بہت متوازن تھا۔ تمام عنوانات بہت اچھے تھے تقاریر بہت معیاری تھیں خصوصاً ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم مبارک احمد نذیر صاحب اسی طرح ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب اور باقی بھی اتنی معیاری تقاریر تھیں کہ ربوہ کے جلسہ کی یاد تازہ ہوگئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے نور کی بارش ہو رہی ہو۔ اتنا روحانی سرور ملا کہ آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی تھیں۔ میں نے سٹیج سے دیکھا کہ یہ صرف میرے ساتھ ہی نہیں تھا بلکہ اکثر سامعین کے چہروں کے تاثرات بھی اس بات کی غمازی کرتے تھے اور ان کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ترجمہ کا معیار بہت اچھا تھا میں نے خود ترجمہ سننے والوں سے پوچھا سبھی نے تعریف کی۔ پچھلے سال لاؤڈ سپیکر کا انتظام اتنا اچھا نہ تھا۔ میں نے خود ہال کے سارے کونوں میں پھر کر دیکھا۔ اس سال بہت اچھا انتظام ہے ہر جگہ آواز پہنچ رہی تھی۔ بلکہ پچھلے سال سٹیج پر آواز پھٹ کر آتی تھی۔ پچھلے سال TV سکرین بڑی رکھی تھی اس میں فوٹو مدھم تھی۔ امسال بڑی سکرین پر بہت اچھی فوٹو تھی۔ صفائی کا معیار بہت اچھا تھا۔ باتھ روم میں خوشبو Spray کی جاتی تھی اور خدام بڑی خوشی سے بیت الخلاء کی صفائی کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ ٹریفک کا نظام باوجود بعض دقتوں کے بہت اچھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اگر پارکنگ میں کسی کے پاس خصوصی پارکنگ کارڈ نہیں تو کارکن اسے بڑی نرمی اور محبت سے سمجھا رہا ہے۔ بزرگ احباب کے لیے علیحدہ کھانے کا انتظام دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ یہ بہت اچھی بات ہے آپ نے بتایا کہ جب ہم اسلام آباد جلسہ کریں گے تو اس طریق کار کو وہاں رائج کریں گے ہوٹل میں رہائش تھی۔ بروقت جلسہ میں لانے اور لے جانے کا انتظام تھا۔

امسال افریقہ کے ملک غانا سے بھی احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ نائب امیر اوّل مکرم محمد یوسف یاسن صاحب نے بتایا کہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت سے وہ پہلی بار یہاں جلسہ پر آئے ہیں۔ تمام انتظامات سے متاثر ہوئے، صفائی کا عمدہ انتظام ہے، نوجوان خدام اطفال سب خدمت خلق کے جذبہ سے مخمور ہو کر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ آپ نے شعبہ ضیافت کے انتظام کو بہت سراہا۔ آپ نے کہا کہ میں یہ تو نہیں کہتا کہ دوسری جگہ لوگ کنجوس ہیں جو پلیٹوں میں چیزیں پیش کرتے ہیں بلکہ اس طرح کھانا ضائع ہونے کا احتمال ہوسکتا ہے لیکن جرمنی میں ضیافت کے لحاظ سے بہت عمدہ انتظام ہے۔ چیزیں مہیا ہیں اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں۔ سٹیج پر پانی چائے بغیر مطالبہ کے ملتی ہے۔ کارکنان خود پوچھتے ہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ تقاریر ایمان افروز تھیں نظموں کا معیار بہت اچھا تھا MTA کی کوریج بہت اچھی تھی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(تحریر: حمید اللہ ظفر صاحب)

مینار اور گنبد والی نئی مسجد بیت الحبیب

Kiel کے اخبار Kieler Woche نے احمدیہ مسجد کی خبر دی جس کا ترجمہ اظہر محمود صاحب کے تعاون سے پیش خدمت ہے

حبیب جس کے لفظی معنی ہیں ''پیارا''، یہ وہ نام ہے جو کہ خلیفۃ المسیح نے اس مسجد کے لیے تجویز فرمایا۔ یہی وہ نام ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''، کا ہم آہنگ ہے مکرم سعید احمد صاحب نے بتایا کہ مینار اور گنبد مسجد کے لیے بیرونی خوبصورتی بڑھانے کے لئے بنائے گئے ہیں اور اب تک کے کام اور تعمیر سے وہ بے حد مطمئن ہیں۔ مسجد کے اندرون میں اب قالین بچھ چکے ہیں اور مسجد کی سجاوٹ اب آخری مراحل میں ہے۔ تعمیری مراحل کے بعد جماعت کے اراکین زیادہ تر شام کو یہاں اکٹھے ہوا کریں گے۔ چونکہ دن بھر اکثر احباب کام کی وجہ سے مصروف ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں جمعہ کے روز جمعہ کی نماز کے اوقات میں سب سے زیادہ حاضری متوقع ہوتی ہے۔ یہ مسجد دومنزلہ ہے جس میں اوپر والا حصہ عورتوں اور نیچے والا حصہ مرد حضرات کے لیے مختص ہے۔ اس کے علاوہ ایک کمرہ نوجوانوں کی کھیلوں اور دیگر مصروفیات کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ اس کمرہ میں لائبریری بھی قائم کی گئی ہے ایک دو کمروں کا اپارٹمنٹ بھی ہے۔ آئندہ امام و خادم مسجد کی رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ یکم نومبر سے لے کر اب تک بہت سارے احباب نے رضا کارانہ طور پر تعمیر میں مدد کی۔ اکثر اوقات 8 یا 10 احباب حاضر رہے۔ آخری مراحل میں ان احباب کی تعداد 20 تک پہنچ گئی تھی۔ جماعت کے مختصر تعارف کے بعد معزز کالم نگار جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی تعمیر ہونے والی مسجد جو کہ ہمبرگ میں واقع ہے کا ذکر کرتے ہیں اور علاوہ ازیں قارئین کو بتاتے ہیں کہ دوسری مسجد دوسال بعد فرنکفرٹ میں تعمیر کی گئی اور جماعت کی تعداد بڑھتے بڑھتے تقریباً 40 ہزار تک پہنچ چکی ہے جس میں 200 جرمن اور دیگر اقوام کے لوگ بھی شامل ہیں۔

واقعات شیریں

نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ

''تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا ہے اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو یہ شخص بڑا ریا کار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں؟ خدا جانے کس دن مرجاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں؟ صدق وصفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کردیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا کہ تارک صوم وصلوۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں اور وہ اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 250-249)

مصائب وشدائد

''ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرمارہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر اسمٰعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران:141) اور یہ دن ایسے ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کے درمیان نوبت بہ نوبت پھراتے رہتے ہیں۔ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں تو انہوں نے ایک قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں۔ تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب مجھے بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا، بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا، کولہو میں پیسا گیا، پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ ان مصائب کے بعد بھی میں بلندی حاصل نہ کرتا؟ یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب کے بعد درجات پاتے ہیں؟'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 25-26)

رپورٹ ریفریشر کورس دارالقضاء جرمنی 2004

دارالقضاء جرمنی کا ساتواں دو روزہ ریفریشر کورس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے موصولہ پیغام اور دعا کے ساتھ بروز ہفتہ و اتوار مورخہ 2-3 اکتوبر 2004 بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں منعقد ہوا جس میں مقامی اراکین کے علاوہ جماعت ہالینڈ کے دو نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مکرم صدر صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں ریفریشر کورس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ''اس سے قضائی معاملات کے بارے میں نہ صرف فقہ احمدیہ کے رہنما اصولوں بلکہ مروجہ ملکی قوانین سے بھی اراکین دارالقضا کے علاوہ جماعت کے متعلقہ شعبہ جات اور دلچسپی رکھنے والے احباب جماعت کو آگاہی حاصل ہوتا کہ حاجت مند افراد کو قضاء کے ذریعہ کسی مالی بوجھ کے بغیر بلا تاخیر انصاف میسر آئے۔ حالیہ ریفریشر کورس بصورت سیمینار اس سلسلہ کی ساتویں کڑی ہے جس کا آغاز 1998 میں ہوا تھا۔ اس نوعیت کی ایک میٹنگ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی منعقد ہوتی ہے جس میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان شریک ہو کر باہمی مشورہ جات سے مستفید ہوتے ہیں۔ گذشتہ سال کی میٹنگ میں صدر دارالقضاء مرکزیہ محترم وقار احمد خان صاحب بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس معلومات افزاء کورس میں مقالہ جات کے مختصر تعارف کے بعد متعلقہ مسائل پر مبنی سوال و جواب کی صورت میں تفصیلاً بحث کی گئی اور باہمی گفتگو سے امکانی حل کی توضیحات کو زیر غور لایا گیا۔ مقالہ جات سے مقالہ نمبر 1 قواعد و ضوابط دارالقضاء 2 مسلم فیملی لاء 3 قانون شہادت 4 اصلاح خیر 5 جرمن قانون اور فقہ احمدیہ 6 دوران سماعت قاضی کا کردار اور روز مرہ زندگی میں قاضی کا کردار پیش کیے گئے۔ اختتامی کلمات میں صدر قضاء بورڈ چوہدری حفیظ الرحمٰن صاحب نے قاضی صاحبان کو توجہ دلائی کہ آپ قرآن، سنت اور فقہ کے علوم حاصل کرنے میں کوشاں رہیں نیز عدالتی نظام سے متعلقہ پیشہ وارانہ صلاحیت و فنی مہارت کو بھی بڑھاتے رہیں۔ ذہنی استعدادوں کو ذاتی محاسبہ اور تبادلہ خیالات سے صیقل کرتے رہیں۔ قبل ازیں ناظم قضاء مکرم محمد مستقیم صاحب نے تفصیلی گفتگو کی۔ مکرم نیشنل امیر صاحب نے باوجود مصروفیت کے شرکت کر کے حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ نے فرمایا قانون اور فنانس کے ماہر احباب کو بھی شامل کیا جائے اور قضاء کا تعارف فولڈر کیا جائے جو عدالتوں اور ضرورت مند احباب کو مہیا کیا جاسکے۔ معزز شرکاء میں سے نیشنل سیکرٹری امور عامہ مکرم منظور احمد شاد اور صدر انصار اللہ جرمنی مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب کی شرکت سے اور مشوروں سے سامعین محظوظ ہوئے

جرمن کے مختلف ریجنز میں واقفین نو کے لیے اجتماعات کا انعقاد

نیدرزاکسن: اس ریجن کا چوتھا سالانہ اجتماع برائے واقفین نو مبر مورخہ 2 اکتوبر 2004 کو بیت الناصر بریمن میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو جرمن ترجمہ سے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم شمس الحق صاحب سیکرٹری وقف نو جرمنی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے والدین کو توجہ دلائی کہ واقفین نو بچوں کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری ان پر ہے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دعا بھی کریں۔ آپ نے بچوں کو نصیحت کی کہ نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالیں نیز جو کچھ سیکھیں اس پر عمل بھی کریں۔ اس کے بعد دو بچیوں نے ترانہ پیش کیا اور دعا ہوئی اس کے بعد مندرجہ ذیل مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جائزہ نصاب وقف نو، پرچہ ترجمۃ القرآن، حفظ عربی قصیدہ مقابلہ میعار خاص وغیرہ۔ سوال جواب کا پروگرام نیلام گھر دلچسپ رہا اور کھیلیں بھی منعقد ہوئیں۔ پروگرام کے آخر پر مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اجتماع کی تمام کارروائی خواتین کی طرف بذریعہ ٹیلیویژن دیکھی اور سنی گئی۔ کل حاضری 160 رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اجتماع کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے، آمین۔ (رپورٹ حافظ عبدالحمید صاحب)

ریجن مائن فرنکن: مورخہ 12 ستمبر بروز اتوار ناصر باغ گیروس گیراؤ میں اجتماع کا آغاز صبح 10 بجکر 40 منٹ پر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ عالیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم مربی صاحب نے فرمایا خدا کا احسان ہے کہ ہم نے اسکی راہ میں اپنے بچوں کو وقف کیا ہم نے جہاد میں حصہ لیا ہے تو کیا قرآنی ہدایت کے مطابق ہم نے اس کی تیاری بھی کی ہے؟ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہمارا فیصلہ دل سے تھا یا محض جذباتی؟ اس معاملہ میں ہم سچے ہیں تو تیاری کریں عمل سے ثابت کریں کہ آپ خدا کے ہیں اور جھوٹی عزتوں کو وقعت نہ دیں۔ آخر پر دعا ہوئی جس کے بعد مرکزی نصاب میں سے واقفین نو سے عمر کے معیار کے مطابق امتحان لیا گیا۔ نماز ظہر و عصر اور طعام کے وقفے کے بعد حسن قرآت و نظم اردو املا اردو پڑھنا کے انفرادی مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری وقف نو کی موجودگی میں بیت بازی کا مقابلہ ہوا اس کا مقصد نئی نسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء سلسلہ کے منظوم کلام میں دلچسپی پیدا کرنا تھا۔ اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محترم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے فرمایا کہ گھروں کے ماحول کا جائزہ لیا کریں اور بچے کے تعلیمی میعار اور جماعتی پروگرامز میں شمولیت پر نظر رکھیں۔ ہمیں آپ سے عظیم توقعات ہیں وقت کو ضائع نہ کریں، اسلام علیکم کو رواج دیں، نماز، تلاوت قرآن مجید باقاعدگی سے کریں۔ بڑی عمر کے بچوں کو اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہمیں خدمت کے میدان میں آجانا چاہیے والدین بچوں کی رہنمائی کریں۔ انتظامیہ جائزہ لے کہ بچے کس معیار پر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع کی اس بابرکت تحریک سے وابستہ توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ بعد ازاں محترم سیکرٹری صاحب نے واقفین نو میں اسناد بھی تقسیم کیں اجتماع کی حاضری 211 رہی۔ (رپورٹ عتیق الرحمٰن ریجن مائن فرنکن)

ریجن نورڈ رائین: مورخہ دس اکتوبر 2004 کو بیت النصر کولن میں صبح نو بجکر پندرہ منٹ پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی محترم مربی سلسلہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد محترم مربی صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں والدین اور بچوں کو تربیت سے متعلق ہدایات دیں اور تحریک وقف نو کی اہمیت بیان کرنے کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد کھیلوں کے مقابلہ جات منعقد ہوئے جس میں سومیٹر دوڑ کلائی پکڑنا ریلے ریس رسہ کشی فٹ بال شامل تھے۔ وقفہ طعام و نماز ظہر و عصر کے بعد علمی مقابلہ جات کے پروگرام ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم حفظ قرآن نظم اردو نظم جرمن تقریر و عام معلومات وغیرہ شامل تھے۔ مقابلہ لطائف سے حاظرین بہت محظوظ ہوئے۔ واقفات نو کے لیے لجنہ ہال میں علیحدہ مقابلہ جات کی منتظمہ کے زیر نگرانی انتظام تھا۔ اختتامی اجلاس سے مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب ریجنل امیر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ مربی صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ کل حاضرین کی تعداد 190 تھی۔ (رپورٹ منور احمد اختر اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو ریجن نورڈ رائین)

روزمرہ استعمال ہونے والے الفاظ کا صحیح تلفّظ اور یَسَّرْنَا القرآن پڑھنے کی اہمیت

دو تین سال قبل خاکسار کی طرف سے بعض الفاظ اصطلاحات اور جملوں کا صحیح تلفظ پیش کیا گیا تھا جسے احباب جماعت نے پسند کیا۔ اب مزید کچھ الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔

پچھلی قسط میں مُبَایِع (جس شخص نے امام کی بیعت کی ہو) کی جمع مُبَایِعین لکھی گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی جمع مُبَائِعین بھی لکھی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے اجلاس میں تلاوت کے بعد عہد دُہرایا جاتا ہے جس سے پہلے تشہّد پڑھا جاتا ہے جسکا آغاز اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے ہوتا ہے۔ لکھنے میں تو اَشْھَدُ کے بعد اَنْ ہے مگر لَآ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کے وقت نون کی آواز نہیں آنی چاہیے بلکے لا پر تشدید ہونے کی وجہ سے الف کو لا کے ساتھ ملا دیا جائیگا اسطرح پھر انکی آواز نہیں آتی بلکہ اَلَّا کی آواز آئیگی۔ اذان میں بھی اس طرح پڑھا جائیگا۔ ذیلی تنظیموں کے عہد میں استعمال ہونے والے بعض الفاظ کا تلفظ بھی درج ہے خِلافت خ کی زیر سے ہے زبر سے نہیں خِلافت اَحمدیہ پڑھنے کی صورت میں ت کے نیچے زیر آ جائے گی خاطِر ط کے نیچے زیر ہے اِشَاعت الف کے نیچے زیر ہے نِظَامِ خِلَافت میم اور نون کے نیچے زیر ہے حِفَاظت ح کے نیچے بھی زیر ہے۔ جِدّ و جُہد کوشش دوڑ دھوپ کرنا بہتر ہے جِدّ میں ج کے نیچے زیر اور جُہد میں ج کے اوپر پیش پڑھی جائے چونکہ تشہّد کے ضمن اذان کا ذکر بھی آ گیا تھا اس لیے اذان میں کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ اس میں اَنَّ کو اَنَا نہ پڑھا جائے۔ نون کے اوپر شدّ تو ہے اس لیے الف کو نون کے ساتھ ملائیں پھر نون کو زبر کے ساتھ پڑھیں جو کہ نَ پڑھا جائیگا نہ کہ نَا اس طرح مُحَمَّدًا میں درمیان والی میم پر شدّ ہے اور زبر بھی اس کو بھی مَا نہ پڑھا جائے مُحَمَّدًا کے بعد رَسُوْلُ اللّٰہ ہے رَسُوْلُ اللّٰہ نہ پڑھا جائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اس میں یَ کے اوپر شدّ بھی ہے اور زبر بھی ہے اس میں بھی تشدید کی ادائیگی کے بعد یَ کو لمبا نہ کیا جائے عَلَی الْفَلَاح میں ل کو ل کے ساتھ ملانا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں ب کے اوپر صرف ایک زبر ہے اس لیے اسکو لمبا کر کے بار نہ پڑھا جائے بلکہ بَر ہی پڑھا جائے خاکسار نے اس طرح عربی الفاظ کو صحت کے ساتھ سکھانے کی کوشش تو کی ہے بہت توجہ سے پڑھنے والے سیکھ سکتے ہیں کیونکہ کسی ترتیب کے ساتھ قواعد کو سمجھنا آسان ہوتا ہے اسلیے کیا ہی اچھا ہو کہ قرآن مجید احادیث اور دیگر عربی عبارتیں جن پر حرکات (زیر زبر پیش) لگی ہوئی ہوں کو صحت کے ساتھ پڑھنے کے لئے قاعدہ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن کو اچھی طرح پڑھیں ہو سکے تو کسی اُستاد سے پڑھیں۔ اسکی ویڈیو ٹیپس tapes بھی میسر ہیں انکو سنیں یا پھر MTA پر محترم قاری محمد عاشق صاحب کے اسباق کو ساتھ ساتھ دہرائیں۔ اس طرح آپ انشاء اللہ العزیز تلفظ کی غلطیوں کیوجہ سے پاک الفاظ کی ادائیگی کر سکیں گے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کہ قرآن مجید کو خوش اِلحانی سے پڑھا کر۔ ترتیل کے معنی صحت تلفظ کے بھی ہیں۔ لغت کی ایک کتاب میں ترتیل کے معنی قرآن شریف کے حروف کو مخارج سے ادا کر کے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا لکھے ہیں۔ قرآن مجید تو ہم پڑھتے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ ہم میں سے ہر ایک صحیح تلفظ کے ساتھ اسے پڑھے۔ اب بعض عہدوں اور اصطلاحات کا صحیح تلفظ درج کیا جاتا ہے۔

مَجلِس بمعنی، انجمن، بیٹھنے کی جگہ ل کی زیر کے ساتھ مُعتَمَد اور اسکے بعد والی میم پر زبر ہو گئی لَجنۂ اِماءُ اللّٰہ بھی لکھتے ہیں اس میں جہاں پر عموماً غلطی کی جاتی ہے وہ اماء کا لفظ ہے۔ الف کے نیچے بھی زیر ہے اور ہمزہ کے نیچے بھی زیر ہی ہے۔ وَکیل کا تلفّظ تو ٹھیک ہی ہوتا ہے مگر جب اس کی جمع بولی جائے تو پھر غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ واؤ کے بعد ک پر زبر ہے جزم نہیں ہے خَلِیفہ کی جمع خُلَفاء ہے خُلفاء نہیں ہے۔ اسطرح طَالِب کی جمع طَلَبَہ ہے نہ کہ طُلبا یا طَلبہ ط کے بعد ل پر زبر ہے اور جزم نہیں۔ اب کچھ اور الفاظ مع مطالب و معانی کے بیان کئے جاتے ہیں۔ قَنَاعَت تھوڑی چیز پر راضی رہنا۔ اسے قَنّات نہ پڑھا جائے۔ نَظَافت پاکیزگی اور صفائی نون کے اوپر زبر ہے۔ شُجَاعت بہادری دلیری یہ لفظ شین کی زبر سے ہے البتہ جو دلیر اور بہادر ہو اُسے شُجَاع کہتے ہیں۔ صَبر تکلیف پر شکائت نہ کرنا ثابت قدم رہنا صاد کے بعد ب پر جزم ہے اسطرح عَفو (درگزر کرنا غلطی معاف کرنا) میں ف پر بھی جزم ہے البتہ جس میں یہ صفت ہو اُسے عَفُوّ کہتے ہیں اَذان نماز کے واسطے بلانے کی صدا اس میں الف پر صرف زبر ہے مد نہیں۔ اِقامَت نماز کھڑی ہونے کی اطلاع الف کی زیر سے ہے زبر سے نہیں۔ اب بعض ضروری جملے انکی حَرَکات کے لکھے جاتے ہیں تا کہ ٹھیک طور پر بولنے میں سہولت ہو۔ یہ جملے اکثر استعمال میں آتے ہیں اس لیے ان کو اچھی طرح یاد کرنا ضروری ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ جملے حضرت محمد مصطفیٰ سرکارِ دو جہاں کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مسلمانوں میں یہ اصطلاح انبیاء کرام اور غیر انبیاء کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے معنی ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔ عام طور پر عَلَیْہِ السَّلَام ہی بولتے ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْھُم اس کے معنی ہیں اللہ اس سے راضی ہوا۔ عَنْھُم کی صورت میں ترجمہ یوں ہوتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی ہوا۔ صحابہ کے لیے یہ الفاظ بلاشُبہ اُن خوش بخت بزرگان کے متعلق بھی بولا جاتا ہے جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی بابرکت صحبت پائی ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لفظ صرف اس معنی تک محدود ہے خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت مُسلمہ میں ظاہر ہونے والے مسیح کے ساتھیوں کے لیے اصحاب کے لفظ اختیار فرمایا۔ اصحاب کے عمومی استعمال کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ صحابی یا اصحاب کے لفظ کا کلّی مفہوم اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ہی مل کر ادا ہوتا ہے۔ احمدی چونکہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی آمد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی تسلیم کرتے ہیں اس لیے ان کے ساتھیوں کے لیے صحابی، صحابہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فِیْ اَمَانِ اللّٰہ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان حاصل ہو کسی کو الوداع کہتے وقت یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ اَمَانِ اللّٰہ ہے نون کے نیچے زیر ہے زبر نہ پڑھی جائے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں؟ قرآن مجید کے یہ الفاظ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً بتائے گئے ان میں عَبْدَہٗ میں دال

تحریک جدید! ایک الٰہی تحریک

1934ء 1935ء کے زمانہ میں قریباً تمام مسلم فرقے جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لیے کوشاں تھے بالخصوص مجلس احرار اور اس کے قائدین اس بات کا اعلان کرتے پھرتے تھے کہ اب وہ اس جماعت کو تباہ و برباد کر کے دم لیں گے (نعوذ باللہ)۔ مجلس احرار نے اس زمانہ میں قادیان میں جلسہ کر کے یہ اعلان کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور منارۃ المسیح کی اینٹوں کو اکھیڑ کر دریائے بیاس میں بہا دیں گے۔ حکومت وقت کی بھی انہیں پشت پناہی حاصل تھی۔ دوسری طرف مصائب کے اس دور میں حضرت مصلح موعودؓ اپنے رب کریم کے حضور عاجزانہ دُعاؤں میں مصروف تھے اور پھر اذن الٰہی سے آپ نے 23 نومبر 1934ء کو تحریک جدید ایسی الٰہی اور آسمانی کے جاری کرنے کا اعلان فرمایا۔ اس تحریک کے آپ نے 27 مطالبات مقرر فرمائے جن میں بعض یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ 1: سادہ زندگی بسر کریں۔ 2: دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔ 3: تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔ 4: نوجوان خدمت دین کیلئے زندگیاں وقف کریں۔ 5: رخصت کے ایام خدمت دین کے لیے وقف کریں۔ 6: صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔ 7: پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لیے پیش کریں۔ 8: طلباء کو تعلیم و تربیت کے لیے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔ 9: بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔ 10: اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ 11: جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔ 12: مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دُعائیں کریں۔ 13: تمدن اسلامی کا قیام کریں۔ 14: قومی دیانت کا قیام کریں۔ 15: عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ 16: راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ 17: احمدیہ دار القضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔ 18: اپنی اولاد کو دین کے لیے وقف کریں۔ 19: ”حلف الفضول“ کی قسم کا معاہدہ کریں کہ امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔

مطالبات تحریک جدید بیان کرنے کے بعد اب حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں تحریک جدید کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔ آپؓ نے فرمایا: ”یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام احمدیت کی تحریک میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں وہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیوں کہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لیے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا (کتاب پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ 15)

حضرت مصلح موعودؓ نے تمام افراد جماعت کو اس تحریک میں شامل ہونیکی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے خواہ وہ ایک دن کا بچہ ہو۔ اس سلسلہ میں تاکیداً فرمایا اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لیے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لیے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اور دھن خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لیے قربان کرو (تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ 8)

حضرت مصلح موعودؓ نے خاص طور پر بچوں کے متعلق 1957ء کے سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر فرمایا میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تا کہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں اس طرح ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی تحریک جدید کے متعلق بیان فرمایا تحریک جدید مالی قربانیوں میں ایک نمایاں امتیاز رکھتی ہے اور اس دور میں اس نے عظیم الشان قربانیوں کی بنیاد ڈالی جو مزید مختلف شکلوں میں اس تحریک کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی چلی جائیں گی۔ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے بچے ہیں جتنے چندے یورپ، امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں اس وقت نظر آ رہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے چندوں کی برکتیں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ یہ سارے فیوض تحریک جدید کے چندے ہی کے فیوض ہیں اور اس کو ضرور آگے بڑھانا چاہیے (روزنامہ الفضل ربوہ 20 اکتوبر 1999)

تمام احباب اور خواتین کی خدمت میں تحریک جدید کی اہمیت اور برکات کو بیان کرتے ہوئے یہ بتانا مقصود ہے کہ اس وقت جرمنی میں اس مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی کافی تعداد شامل ہے لیکن اس ملک میں احمدی مرد و خواتین اور بچوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے اس کا مطلب ہے کہ کئی احباب و خواتین اور بچے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ ان احباب و خواتین سے درخواست ہے کے وہ جلد اس تحریک میں شامل ہو کر غلبہ اسلام کی اس مہم میں حصہ دار بن جائیں۔ خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ پس چاہیے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش و ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ 54-56)۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی اولاد کو ہمیشہ اس زمانہ کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی توفیق دے، آمین۔

(حمید اللہ ظفر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جرمنی)

Vol. 9 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جرمنی کے شب و روز

جرمنی کی اقتصادی زبوں حالی

جرمنی میں گزشتہ دنوں میں بے روزگاری میں 10.5 فیصد کی شرح سے مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت ملک میں 4.36 ملین لوگ بے روزگار ہیں۔ صرف ماہ جولائی 2004ء میں مزید ایک لاکھ چھبیس ہزار افراد کو روزگار سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ یہ اعداد و شمار جرمنی کی بگڑتی ہوئی اقتصادی صورتحال کا پتہ دیتے ہیں۔ یکم جون کو جرمنی کے نئے صدر ہورسٹ کوہلر (Horst kohler) نے قومی اسمبلی میں حلف اٹھانے کے بعد دونوں ایوانوں سے اپنے پہلے مشترکہ صدارتی خطاب میں اقتصادی زبوں حالی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے جرمن اقتصادیات کو فٹ بال بنا دیا ہے۔ جو کچھ ہم نے "یورپین فٹ بال کپ" میں کمایا ہے ویسی ہی ہماری اقتصادی صورت حال ہے۔ دنیا میں اب "ساختہ جرمنی" (made in Germany) کی آواز ختم ہوگئی ہے؟ کیوں؟ کون اس کا ذمہ دار ہے؟ جرمنی کے دونوں حصوں کے یکجا ہونے کے 14 سال بعد بھی دونوں کی اقتصادی حالت میں نمایاں فرق قائم ہے بلکہ مشرقی جرمنی میں بے روزگاری میں اضافے کی شرح زیادہ ہے۔ مثلاً صوبہ Saxony Anhalt میں دو لاکھ پچاس ہزار بے روزگاروں کے لئے صرف دس ہزار ملازمتیں موجود ہیں۔ یکم جنوری 2005ء سے بے روزگاری الاؤنس میں تبدیلی کر کے لمبا عرصہ تک بے روزگاری الاؤنس لینے والوں کے لئے بیروزگاری الاؤنس اور سوشل ویلفیئر الاؤنس کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مغربی حصہ میں 345 یورو اور مشرقی حصہ میں 331 یورو کی رقم مخصوص کردی گئی ہے۔ ایک اقتصادی تحقیقی ادارے کا کہنا ہے کہ اس قانون کے مطابق مشرقی حصہ کے آٹھ لاکھ بے روزگار افراد کے الاؤنس میں 200 سے 250 یورو ماہانہ کی کمی ہو جائیگی۔

عالمی اقتصادی دباؤ

تیل کے ذخائر کے لحاظ سے عرب ممالک کے بعد امریکہ کی ساتویں پوزیشن بنتی ہے مگر وہ اپنے ذخائر کو ہنگامی حالات کے لئے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی تمام تر ضروریات بیرونی درآمد سے پورا کرتا ہے۔ ایک بیرل تیل کی قیمت جو چند سال قبل معمول کے مطابق 15 سے 25 ڈالر کے درمیان تھی اب 40 سے 45 ڈالر ہے۔ بعض تخمینہ کاروں کے خیال میں ایک مصنوعی قلت سے آئندہ چند سالوں میں یہ قیمت دگنی سے بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔ جو نہ صرف تیسری دنیا بلکہ جرمنی سمیت یورپ کے اقتصادی توازن میں انتہائی مخدوش تبدیلیوں کا حامل انقلابی دھچکہ ثابت ہوگا۔

یورپی ممالک میں جرائم کا کمپیوٹر ریکارڈ

جرمنی، فرانس اور اسپین کے ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے مطابق اگلے سال 2005ء سے ان ممالک میں سے کسی دور کے گاؤں میں ہونے والے جرم کا ریکارڈ بیک وقت اسپین یا فرانس میں بھی ملاحظہ کیا جاسکے گا۔ بعض دیگر ممالک نے بھی اس معاہدے میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ خیال ہے کہ سال کے آخر تک باقی ممالک بھی شامل ہو جائیں گے۔

سرکاری وظیفہ / قرضہ کی پڑتال

یونیورسٹیوں کے طلباء کو جو وظیفہ اور قرضہ دیا جاتا ہے اس میں کچھ خرد برد ہوئی ہے۔ جرمنی کے 16 صوبوں میں سے صرف صوبہ ہیسن کی تین بڑی یونیورسٹیوں فرینکفرٹ، ماربرگ اور ڈارمسٹڈ کے دس فیصد طلباء نے غلط کاغذات کی بناء پر 10.6 ملین یورو کا حکومت کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس رعایت سے صوبہ ہذا میں بائیس ہزار طلباء مستفید ہو رہے ہیں۔ قواعد کے مطابق ایک طالب علم سال بھر میں زیادہ سے زیادہ 5200 یورو کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پڑتال کے مطابق تین ہزار سے زائد طلباء نے زائد رقوم حاصل کیں جن پر اب جرمانہ کیا گیا ہے

اخراجات میں بچت اور خدشات

جرمنی نے اپنے دفاعی بجٹ میں 26 بلین یورو کی کمی کی ہے۔ جنگی جہاز اور ہیلی کاپٹرز کی خرید منسوخ کردی گئی ہے۔ دفاعی کنٹریکٹر کے 25 فیصد حصص بھی فروخت کئے جائیں گے۔ اس اقدام سے جرمنی کی ٹینک بنانے والی ایک فرم جو روشلنگ خاندان کی ملکیت ہے کو خدشہ ہے کہ مستقبل میں ٹینکوں کی حکومت کی خریداری کا کام بھی شاید ماند پڑ جائے۔ اس نقصان کے منڈلاتے سایوں کے پیش نظر فرم کا خیال ہے کہ اس کے 42 فیصد حصص فروخت کر دیئے جائیں جس میں امریکی دلچسپی لے رہے ہیں۔ روشلنگ خاندان کا عندیہ ہے کہ فرم اور ملازمین کو نقصان کے بڑے دھچکہ سے بچاؤ کی خاطر امریکیوں کی پیشکش سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

بوڑھوں کی نقل مکانی

ایک جائزے کے مطابق تقریباً 1400 جرمن شہری جنوبی ترکی کے شہروں اطالیہ، اسپارٹا، بُرور وغیرہ کے گرد و نواح میں آباد ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنی پسند کے مکانات بھی تعمیر کر لئے ہیں۔ جائزے کے مطابق جرمنی میں پنشن پر گذر اوقات کچھ مشکل سی ہے۔ طبی سہولتیں بھی اتنی نہیں رہیں۔ پنشن سے یہاں ترکی میں بہتر زندگی گذار رہے ہیں اور ترک لوگ بوڑھے لوگوں کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ یہاں ساحل سمندر، دھوپ اور اچھا موسم میسر ہے۔ جرمن سیاح سارا سال آتے رہتے ہیں۔ جرمن TV چینلز بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اجنبیت کا احساس نہیں ہے۔ باہمت افراد کو ٹورسٹ آفس اور ہوٹلوں میں کام بآسانی مل جاتا ہے جو مصروفیت بھی ہے اور ذریعہ آمد بھی۔ بایں سبب 55 سال کے بوڑھوں میں نقل مکانی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

سپر کمشنر کی تجویز مسترد

یورپی کمشن کے نامزد کمشنر برّوس نے جرمنی چانسلر شروئیڈر کی تجویز کو کہ یورپی کمشن میں سپر کمشنر بھی ہونا چاہیے کو مسترد کر دیا ہے۔ سٹراس برگ میں برّوس نے یورپی پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ میرے عرصہ اختیارات کے دوران یورپی کمشن میں اول یا دوئم درجہ کا کمشنر نہ ہوگا

ریلوے کا بچت پلان

جرمنی اقتصادیات میں مسلسل کمزوری کے باعث جرمن ریلوے نے اشیاء کی خرید پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔ ریلوے کمپنی ایک ترجمان کے مطابق تاہم ایسے ضروری اخراجات جو معمولات کو چلانے یا اعلیٰ معیار و خدمات سے متعلق ہوں اس پابندی سے مستثنیٰ ہونگے۔

مینیجرز کی تنخواہ پر بحث

گاڑیاں بنانے والی مشہور عالم ڈائملر بینز کمپنی کے مینیجر کی تنخواہ کے بارے میں وفاقی جسٹس منسٹر کا کہنا ہے کہ ضروری ہو تو حکومت (جس کا یہ مقصود نہیں ہے) اس معاملہ میں دخل دے گی۔ کمپنی ہذا کے ایک سابق سربراہ E.Reuter نے قبل ازیں جرمنی ریڈیو کو بتایا تھا کہ معاملہ کی نزاکت کے پیش نظر حکومتی دخل اندازی اس کی حمایت میں ہے کہ بہت بڑی تنخواہ اخلاقی طور پر قرین انصاف نہیں۔ صوبہ بائرن جہاں سے یہ گاڑیاں برآمد کی جاتی ہیں کے نیشنل فیڈریشن یونین کے F.schoesser نے انتباہ کیا ہے کہ منتظمین جو بہتر کام کرتے ہیں ان کو بہتر معاوضہ ملنا چاہیے۔ البتہ ذمہ دار کمیٹی اس امر کا جائزہ لے کہ آیا اس مینیجر کی حسن کارکردگی اتنے معاوضہ کی حقدار ہے؟ اسے کمپنی کی انتظامیہ کے منصوبہ اخراجات پر معاوضہ میں از خود کٹوتی کے اقدام پر اچنبہ محسوس ہوا ہے۔ مزید براں اس نے مطالبہ کیا ہے کہ کارکنان کے معاوضہ میں کسی بڑی کٹوتی کو قانونی حق نہ گردانا جائے۔ جنرل ورکس کونسل کے سربراہ E.Klemm کے مطابق یہ ایک مشکل مرحلہ ہے کیونکہ انتظامیہ 500 ملین یورو سالانہ کٹوتی پر مصرّ ہے مگر مزدور کونسل بونس وغیرہ کی کٹوتی کو تسلیم نہیں کرتی۔ کونسل کا کہنا ہے کہ حکومتی سطح پر گفت و شنید کے باوجود آئندہ احتجاج جاری رکھے گی

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کردے

(خلافتِ خامسہ کے بارہ میں ایک معاندِ احمدیت کا تبصرہ پڑھ کر) (عطاء المجیب راشد لندن)

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کردے — دورِ مسرور میں یا رب یہ کرشمہ کردے
وہ جسے تُو نے چنا دیں کی امامت کے لئے — اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کردے
جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ — اس کی عظمت کو نشانوں سے ہُویدا کردے
جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک — اس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کردے
جس کے سینہ میں ہوا نور سماوی کا نزول — اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کردے
تو چنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں — اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کردے
تو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم — ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارہ کردے
روز روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں — اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کردے
تیرا انعام ہے یا رب یہ خلافت کی قبا — تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کردے
انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر — کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہویدا کردے

پناہ گزینوں کے لیے شمالی افریقہ میں استقبالیہ کیمپ کی تجویز

وفاقی وزیر شیلی کی تجویز پناہ گزینوں کیلئے شمالی افریقہ میں استقبالیہ کیمپ کا دفاع کرتے ہوئے وزارت داخلہ کے ایک ترجمان نے وضاحت میں کہا ہے کہ ایسے لوگوں کو موقعہ مہیا کیا جانا چاہیے کہ وہ یورپی یونین سے باہر کے اداروں میں پناہ کے لیے استدعا کرسکیں۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ ہر سال بحیرہ روم کو عبور کرتے ہوئے ہزاروں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایسے تباہ کن اقدامات کی حوصلہ شکنی کی جائے البتہ یورپ میں سمندری بچاؤ کے ارادہ کو خاطر خواہ وسعت دیکر اس سے استفادہ کیا جائے۔ حزب اختلاف کی پارٹیوں CDU اور CSU جماعتوں نے شیلی کی تجویز پر مختلف ردّعمل کا اظہار کیا ہے۔ CDU کے ترجمان W. Bosbach جو دونوں پارٹیوں کے مشترکہ ڈپٹی رپورٹر بھی ہیں نے اخبار Presse Nesse کو بتایا کہ اس تجویز کی مکمل حمایت نہیں کی گئی تھی۔ دراصل وزیر شیلی کو بالکل یہ واضح کرنا چاہیے کہ کیا وہ یورپی یونین میں پناہ کے اصولوں کے حق میں ہیں یا نہیں؟ Bosbach نے مزید بتایا کہ شیلی کو یہ عندیہ بھی دینا چاہیے کہ کیا یورپی یونین کے ممالک کے نمائندے ان استقبالیہ کیمپ میں موجود رہیں گے یا ان پناہ گزینوں کو وہاں لمبا عرصہ گذارنا ہوگا۔ صوبہ بائرن کے وزیر داخلہ G.Beckstein نے اس کے برعکس شیلی کی تجویز کو سراہا ہے اور ایک نشریاتی ادارہ N.24 کو بتایا کہ یہ ایک تجویز ہے جس سے ایسے لوگوں کی دیکھ بھال ہو سکے گی جو اپنے ممالک سے بھاگ کر اس علاقہ میں آتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی آسان قدم ہوگا بنسبت اس کے کہ انہیں دنیا کا آدھا چکر لگوایا جائے۔ گرین پارٹی کے ایک لیڈر A.Beer نے اخبار Berliner Zeitung میں شیلی کی تجویز پر اپنی پارٹی کے ناقدانہ نکتہ نگاہ پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ حاجتمند لوگوں کو یورپ میں پہنچنے کا ہر حال میں موقع میسر آنا چاہیے۔

(ترتیب و تدوین مرزا عبدالحق)